69798 - بچے کے مال سے پچھلے برسوں کی زكاۃ نكالنا

سوال

اگر كوئى شخص جہالت كى بنا پر پچھلے چار برس كى زكاۃ ادا نہ كر سكے تو اس كا حكم كيا ہے، يہ علم ميں رہے كہ اس نے اس برس سے زكاۃ نكالنى شروع كى ہے، لہذا پچھلے برسوں كا اس كے ذمہ كيا ہے ؟
اور ان حصص كا حكم كيا ہے جو وصايا كے تحت تھے، كيا اس كا مالك بالغ ہونے كے بعد اس كى زكاۃ ادا كرے گا، يہ علم ميں رہے كہ اس نے اٹھارہ برس تك اس كى زكاۃ ادا نہيں كى ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جس نے پچھلے كئى برسوں سے زكاۃ ادا نہ كى ہو اس پر پچھلے برسوں كى زكاۃ نكالنى واجب ہے، چاہے اس نے جہالت كى بنا پر نہ دى ہو يا علم ركھتے ہوئے ادا نہ كى ہو.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے ايسے شخص كے بارہ ميں سوال كيا گيا جس نے جہالت كى بنا پر پانچ برس تك زكاۃ ادا نہ كى تو شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

اس پر پچھلے سالوں كى زكاۃ واجب ہے، اور آپ كى جہالت زكاۃ كى ادائيگى كو ساقط نہيں كرے گى؛ كيونكہ زكاۃ كى فرضيت كا معاملہ ايسا ہے جو دين كے ضرورى معلومات ميں سے ہے، اور اس كا حكم كسى بھى مسلمان سے مخفى نہيں.

اور زكاۃ دين اسلام كے اركان ميں سے تيسرا ركن ہے، آپ كو چاہيے كہ پچھلے تمام برسوں كى زكاۃ جتنى جلدى ہو سكے ادا كرديں، اور اس كے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ وتعالى كے سامنے اس تاخير پر توبہ بھى كريں، اللہ تعالى ہميں اور آپ كو اور ہر مسلمان كو معاف فرمائے.

اللہ تعالى ہى توفيق بخشنے والا ہے. انتہى

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (14 / 239).

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (21715) کا جواب ضرور دیکھیں.

اور اس سے وہ مال مستثنی ہے جس میں زکاۃ واجب ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے، مثلا پرانا اور استعمال شدہ زیور، لہذا جس شخص نے جہالت یا زیور میں زکاۃ کے عدم وجوب کے قائل کی پیروی کرتے ہوئے زکاۃ ادا نہ کی تو اس کے ذمہ گزشتہ برسوں کی زکاۃ واجب نہ ہو گی، بلکہ وہ اس وقت کی زکاۃ ہی نکالے گا جب اسے اس میں زکاۃ واجب ہونے کا علم ہو.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بھی یہی فتوی دیا ہے: ان کا کہنا ہے:

ہم اس بات کی تنبیہ کرتے ہیں کہ جب تمہیں زیور میں زکاۃ واجب ہونے کا علم ہو تو اسی وقت اس میں سے زکاۃ نکالنی لازم ہے، اور جو زکاۃ کے وجوب کا علم ہونے سے قبل کی زکاۃ ہے ان برسوں کی زکاۃ آپ کے ذمہ نہیں ہے؛ کیونکہ شریعت کے احکام علم میں آنے کے بعد لازم ہوتے ہیں؛ اور اس مسئلہ میں علماء کرام کے اختلاف کی بنا پر بھی. انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیہ (2 / 84).

دوم:

جمہور علماء کرام کے ہاں زیور اور بچے کے مال پر زکاۃ واجب ہے، اور اس کا چھوٹا ہونا زکاۃ کو ساقط نہیں کرتا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" بچے اور مجنون کے مال میں زکاۃ واجب ہے... یہ عمر، علی، ابن عمر، عائشہ، حسن بن علی، جابر رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے، اور امام مالك، امام شافعی، اور امام احمد کا بھی یہی کہنا ہے" انتہی

المغنی (2 / 256) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (75305) کے جواب میں گزر چکا ہے

سوم:

ہر حصص میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، بلکہ بعض میں واجب ہے، اور بعض میں زکاۃ نہیں بلکہ اس کے منافع میں زکاۃ واجب ہوتی لیکن یہ بھی جب وہ نصاب کو پہنچے اور اس پر ایك برس گزر جائے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (69912) کے جواب کا مطالعہ کریں.

لہذا جب ان حصص میں زکاۃ واجب ہوتی ہو تو پچھلے برسوں کی زکاۃ نکالنا واجب ہو گی.

اور جب صرف ان حصص کے منافع میں زکاۃ واجب ہوتی ہو تو اس منافع کی زکاۃ نکالنی واجب ہو جو نصاب کو پہنچے اور اس پر سال مکمل ہو جائے.

واللہ اعلم .